سوال

کے غذ7ہت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنے استاد کے پاس ایک کتاب دیکھی جس میں لکھا ہوا تھا کہ 1۔ کوا حلال ہے۔ 2۔ فاتحہ کو پیشاب کے ساتھ لکھنا جائز ہے۔ 3۔ نماز جنازہ میں قہقہہ لگانے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ برائے مہربانی مجھے یہ حوالے درکار ہیں اس لیے لکھ کر بھیج دیے ہیں میں نے معسکر سے ٹریننگ لی ہے یہاں کافی دعوت کا ک

لٰلہ ضلع نواب شاہ محل منو آباد نزد عبدالقادر پارک، اسپیشل ملک کون آئس کریم)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

مد تعالیٰ نے ہمیں صرف ان باتوں کا مُکلف بنایا ہے جو شریعت محمدیہ سے ثابت ہیں اس کے علاوہ جو بھی مسئلہ قرآن وسنت سے ٹکراتا ہے۔ وہ خواہ وہ کسی بڑے سے بڑے علامہ کا ہی کیوں نہ ہو، قابل رد ہے۔ فقہ حنفی کے بے شمار مسائل ایسے ہیں جن کا قرآن وسُنت کے ساتھ تضاد ہے۔ ان کے ان مسا

کوے کی حرمت

:1

عَن عائشة رضی اللہ عنہا : أنَ رَسُولَ اللّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قال : خَمسٌ مِن الدَّوابِ کُلُّهُنَ فَاسِقٌ , یُقتَلنَ فِی الحَرَمِ : الغُرابُ , وَالحِدأَۃُ , وَالعَقرَبُ , وَالفَأرَۃُ , وَالکَلبُ العَقُورُ"

(بخاری 1/467 مسلم 1/381، ترمذی 3/197 ابن ماجہ 2/1031(3087)

ئشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پانچ اشیاء فاسق ہیں سانپ، کوا، چوہیا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔"

ی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں :

لغراب الأبقع) فهوالذي في ظهره وبطنه بياض"

1/381

لف الفاظ کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جامع ترمذی میں اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسند احمد میں مروی ہے۔ سب کا خلاصہ یہ ہے کہ کوا فاسق ہے۔

ماجہ 2/1082(3249) مسند احمد 238،6/209)

ی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سانپ فاسق ہے، بچھو فاسق ہے، چوہیا فاسق ہے اور کوا فاسق ہے۔ قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کوا کھایا جاتا ہے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کو فاسق کہنے کے بعد اسے کون کھاتا ہے۔"

ماجہ 2/1082(3248)

ر تعالیٰ عنہ نے فرمایا : کوا کون کھاتا ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام فاسق رکھا ہے۔ اللہ کی قسم کوا پاکیزہ چیزوں میں سے نہیں ہے۔"

مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ کوا فاسق ہے اور پاکیزہ چیزوں میں سے نہیں ہے لہٰذا اس کا کھانا حرام ہے۔ شریعت مطہرہ کی ان تصریحات کے باوجود حنفی حضرات کے نزدیک کوا مفتی بہ قول کے مطابق حلال ہے اس کا کھانا پکانا بالکل درست ہے۔

8/172 کے حوالہ سے لکھتا ہے :

لط بینهما وهو أيضا يؤكل عند الإمام وهو العقعق لأنه يأكل الدجاج وعن أبي يوسف أنه يكره أكله لأنه غالب أكله الجيف , والأول أصح"

ص 4)

3/391 طبع مصر کے حوالے سے لکھی ہے۔ مولوی سرفراز صفدر نے اپنی کتاب اتمام البرہان کے

41

458/439

ء 2 محرم 1976ء کی رپورٹ کے مطابق جامعہ حنفیہ سلاں والی ضلع سرگودھا میں حکیم شریف الدین، قاری فتح محمد کراچی والے، قاری محمد صدیق جھنگ والے اور حافظ محمد ادریس کے متفقہ فیصلے کے مطابق کوے ذبح کر کے کھائے گئے اور فقہ حنفی کے فتویٰ پر مکمل عمل کیا گیا۔

فاتحہ پیشاب سے لکھنا

اب نجس وپلید ہے اس کے ساتھ قرآن مجید لکھنا حرام ہے :

"ابن عباس رضی اللہ عنہ رفعہ الی النبی صلی اللہ علہ وسلم ((عامۃ عذاب القبر من البول، فتنزھوا منہ))" (دارقطنی 1/128)

تعالیٰ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "عام عذاب قبر پیشاب سے ہوتا ہے پس تم پیشاب سے بچو۔"

ضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَكْثَرُ عَذَابِ اَلْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ))"

"دارقطنی 1/128، حاکم 1/183 وقال ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولا اعرف لہ علۃ ولم یخرجاہ ووافقہ الذھبی)

لیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اکثر عذاب قبر پیشاب سے ہے۔"

نے فرمایا یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے اور مجھے اس کے ضعف کی کوئی علت معلوم نہیں۔ شیخین نے اس کو نہیں نکالا۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تلخیص میں امام حاکم کی موافقت کی ہے۔

احادیث سے یہ بات عیاں ہوگئی ہے کہ پیشاب نجس وپلید ہے اور اس پلیدی سے اجتناب نہ کرنے کے باعث عذاب قبر ہوتا ہے اور اس کی مثال بھی حدیث میں مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی قبر دیکھ کر بتایا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے جن میں سے ایک کو پیشاب سے اجتناب نہ کرنے کی

نہ 4/365 میں موصوف سے منقول ہے : "اگر کسی کی نکسیر بند نہ ہوتی ہو تو اس نے اپنے ماتھے پر خون کے ساتھ قرآن میں سے کچھ لکھنا چاہا تو ابو بکر اسکاف نے کہا یہ جائز ہے کہا گیا اگر وہ پیشاب کے ساتھ لکھے تو اس نے کہا اگر اس میں شفاء ہو تو کوئی حرج نہیں۔"

ں : 75، البحر الرائق شرح کنز الدقائق باب تنزح البئر بوقوع نجس ص : 116، حموی شرح الاشباہ والنظائر باب القاعدہ الخامسہ الضرر لا یزال ص : 108 اور رد المختار شرح الدر المختار المعروف فتاوی شامی باب التداوی بالمرم ص : 147۔ احناف کا یہ فتویٰ انتہائی غلط ہے اور قرآن مجید کی توہین ہے۔ اعاذنا ا

یک بریلوی عالم مولوی غلام رسول سعیدی نے صحیح مسلم کی اردو زبان میں شرح لکھی ہے اسکی پہلی جلد میں "عبدالمجید شرقپوری برسٹل برطانیہ" کے تاثرات درج ہیں۔ اس کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو :

فقہ کی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ علاج کی غرض سے خون یا پیشاب کے ساتھ سورہ فاتحہ کو لکھنا جائز ہے راقم الحروف نے اکثر علماء سے اس کے متعلق پوچھا مگر چونکہ یہ بات بڑے بڑے فقہاء نے لکھی ہے اس لیے سب نے اس مسئلہ پر سکوت اختیار کیا۔

امہ سعیدی نے پہلی بار اس جمود کو توڑا وہ لکھتے ہیں :

م ج 6 ص : 557)

ں : 66 مذکورہ بالا حوالہ سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کو پیشاب یا خون سے لکھنا فقہ حنفی کے اندر جائز قرار دیا گیا تھا جس پر مولوی غلام رسول سعیدی نے تبصرہ کرتے ہوئے اسے مرجانے سے بہتر قرار دیا۔ یعنی مذکورہ فقہاء مثلاً قاضی خان، ابو بکر اسکاف، ابن نجیم المعروف ابوحنیفہ ثانی، علامہ سراج الدین، حموی،

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[آپ کے مسائل اور ان کا حل]

کتاب الجامع۔ صفحہ 5972 جلد

محدث فتویٰ